

Al Hubab, 3-8-2021

جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو پیچھے چھوڑ دیا

اردو یونیورسٹی میں آن لائن ہندی لیکچر سیریز کا اختتام۔ پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب

حیدرآباد، 2 اگست (یو این آئی) ہندی ادب نے یورپی ادب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر عین الحسن ودیگر نے مولانا آزاد انسٹیٹیوٹ آف انڈیولوجی اور یونیورسٹی آف انڈیا کے لیکچر سیریز آف انڈیولوجی کی دہائی (عصری ہندی ادب کی تیسری) کے اختتام کے موقع پر گذشتہ جمعہ کی دوپہر منعقدہ پروگرام میں بلور مہمان خصوصی اس خیال کا اظہار کیا۔

شعبہ ہندی نے سات روزہ لیکچر سیریز 19، 23 اور 26 تا 30 جولائی 2021 کو انعقاد عمل میں لایا تھا۔ پروفیسر عین الحسن نے بھارت کی ناگری نائک منڈی اور الہ آباد کے تصنیف کے بارے میں کہا کہ یہاں جو مذہبی اتحاد و ہم آہنگی ملتی ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اردو یونیورسٹی میں ہندی کے تعلق سے اسے اچھے خیالات کا

اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہی ہم آہنگی ہے۔ ثقافت کے تال میل کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے لیکچر کے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے مہابھارت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ [؟] کرم [؟] (جیسی کرنی دیکھی بھرتی) کا پھل ملتا ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر صدیقی محمد محمود، جسٹس ارا نچارج نے کہا کہ حقیقت کو دیکھنے کے لیے ہر ایک کے خیالات کو جاننا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہر کوئی اپنے حدود کا خیال رکھے تو مشکلات پیدا نہیں ہوتیں۔ مہمان مقرر، معروف ادیب اور نقاد، پروفیسر پرتاپ سنگھ نے اسٹیج جمباز اور کہانی کی اسٹیج پر پیشکش پر گفتگو کرتے ہوئے آسان طریقے سے اسٹیج پر کہانی کی پیشکش کے لیے درکار ضروریات کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ

ضروری ہے کہ ڈرامہ دلچسپ ہوتا کہ سامعین اسے قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندی کہانی، فیر ملکی زبانوں کی کہانیاں، شاعری، افسانے اور سوانح عمری بھی اسٹیج کی جا رہی ہیں۔ کنویں، ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبہ ہندی، نے لیکچر کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ ڈرامہ زندگی بھی ہے اور زندگی کی جھانکیاں بھی ہے۔ انہوں نے لیکچر سیریز کی رپورٹ بھی پیش کی۔ پروفیسر شہدو یو شرمان نے اپنے صدارتی خطاب میں ماہرین کی جانب سے دیئے گئے لیکچرز کے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر مجیم سنگھ، پروفیسر وجے بہادر سنگھ، محترمہ منیشا کھٹری، پروفیسر معراج احمد، ڈاکٹر اے نوار، ڈاکٹر دو یک اور پروفیسر پرتاپ سنگھ کے خیالات سے اتفاق کیا۔

جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو پیچھے چھوڑ دیا

اُردو یونیورسٹی میں آن لائن ہندی لیکچر سیریز کا اختتام۔ پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب



ہوتیں۔ مہمان مقرر، معروف ادیب اور نقاد، پروفیسر پرتاپ سہگل نے اسٹیج، تھیٹر اور کہانی کی اسٹیج پر پیشکش پر گفتگو کرتے ہوئے آسان طریقے سے اسٹیج پر کہانی کی پیشکش کے لیے درکار ضروریات کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ڈرامہ دلچسپ ہوتا کہ سامعین اسے قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندی کہانی، غیر ملکی زبانوں کی کہانیاں، شاعری، افسانے اور سوانح عمری بھی اسٹیج کی جارہی ہیں۔ کنوینر، ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبہ ہندی، نے لیکچر کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ ڈرامہ زندگی بھی ہے اور زندگی کی جھانکیاں بھی ہے۔ انہوں نے لیکچر سیریز کی رپورٹ بھی پیش کی۔ پروفیسر رشید دپوشرمان نے اپنے صدارتی خطاب میں ماہرین کی جانب سے دیئے گئے لیکچرز کے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر مجیم سنگھ، پروفیسر وجے بہادر سنگھ، محترمہ منیشا کلشریش، پروفیسر معراج احمد، ڈاکٹر اے نوار، ڈاکٹر دوپے اور پروفیسر پرتاپ سہگل کے خیالات سے اتفاق کیا۔ ریسرچ اسکالرز، پریکا کماری نے کاروائی چلائی اور ایمیٹیک رنجن نے شکر یہ ادا کیا۔ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر جی وی رتناکر، ڈاکٹر ڈی سیٹو بابو، ڈاکٹر پٹھان رحیم خان اور ڈاکٹر ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔

حیدرآباد 2 اگست (پریس نوٹ) جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے آن لائن لیکچر سیریز ”آدھونک ہندی ساہتیہ کی دشائیں“ (عصری ہندی ادب کی ستیں) کے اختتام کے موقع پر گذشتہ جمعہ کی دوپہر منعقدہ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی اس خیال کا اظہار کیا۔ شعبہ ہندی نے سات روزہ لیکچر سیریز 19، 23، اور 26 تا 30 جولائی 2021 کو انعقاد عمل میں لایا تھا۔ پروفیسر سید عین الحسن نے بنارس کی ناگری نائک منڈلی اور الہ آباد کے تھیٹر کے بارے میں کہا کہ یہاں جو مذہبی اتحاد وہم آہنگی ملتی ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اردو یونیورسٹی میں ہندی کے تعلق سے اتنے اچھے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہی ہم آہنگی ہے۔ ثقافت کے تال میل کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے زچتو کے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے مہابھارت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ”کرم“ (جیسی کرنی ویسی بھرنی) کا پھل ملتا ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے کہا کہ حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہر ایک کے خیالات کو جاننا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہر کوئی اپنے حدود کا خیال رکھے تو مشکلات پیدا نہیں

मानू की व्याख्यान श्रृंखला-7 एवं समापन समारोह संपन्न

हैदराबाद, 2 अगस्त-(मिलाप ब्यूरो) मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी, हैदराबाद के हिन्दी विभाग द्वारा आयोजित 'आधुनिक हिन्दी साहित्य की दिशाएँ' व्याख्यान श्रृंखला-7 एवं समापन समारोह का आयोजन किया गया।

आज यहाँ जारी प्रेस विज्ञापित के अनुसार, व्याख्यान श्रृंखला में मुख्य अतिथि के रूप में मानू के कुलपति प्रो. सय्यद ऐनुल हसन ने भाग लिया। उन्होंने विषय की सराहना करते हुए कहा कि यह विषय है बहुत अद्भुत है। उन्होंने कहा कि इस आयोजन से जो समन्वय देखने को मिलता है, वह दुनिया में कहीं और नहीं मिलता। मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी में हिन्दी के इतने अच्छे विचार आ रहे हैं, यही तो समन्वय है। हिन्दी साहित्य की सराहना करते हुए उन्होंने कहा कि आधुनिक हिन्दी साहित्य यूरोपीय साहित्य को भी पीछे छोड़ चुका है।

विशेष अतिथि प्रभारी कुलसचिव प्रो. सिद्दीकी मोहम्मद महमूद ने अपने संबोधन में कहा कि सत्य को समझने के लिए सभी के विचारों को जानना जरूरी है। सब लोग यदि अपनी-अपनी सीमाओं में रहे, तो मुश्किलें पैदा ही नहीं होंगी।

कार्यक्रम की शुरुआत संयोजक डॉ. करन सिंह उटवाल (अध्यक्ष, हिन्दी विभाग, मानू) ने व्याख्यान के विषय का परिचय देते हुए भरतमुनि, शेक्सपियर और प्रो. देवेन्द्र राज अंकुर के उदाहरण प्रस्तुत करते हुए किया। उन्होंने कथा साहित्य के नाट्य रूपांतरण को स्पष्ट किया। मुख्य वक्ता प्रसिद्ध साहित्यकार एवं समीक्षक प्रो. प्रताप सहगल ने कहानी के मंचन, रंगमंच और नाट्य रूपांतरण पर विशेष रूप से चर्चा की। उन्होंने कहानी के मंचन को सरलता से प्रस्तुत करने



मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी, हैदराबाद के हिन्दी विभाग द्वारा आयोजित 'आधुनिक हिन्दी साहित्य की दिशाएँ' व्याख्यान श्रृंखला-7 एवं समापन समारोह का दृश्य।

की बात कहते हुए कहा कि मंचन का दायित्व है कि वह मनोरंजक हो, ताकि दर्शक उसे स्वीकार करें। साथ ही यह भी कहा कि हिन्दी कहानी, विदेशी भाषाओं की कहानियों का मंचन, कविता, कथा साहित्य और आत्मकथा का भी मंचन हो रहा है।

डॉ. करन सिंह उटवाल ने श्रृंखला के सातों दिनों की संकल्पना पर चर्चा करते हुए कहा कि इसकी विशेषता ऐतिहासिक है। इसके उद्घाटन समारोह में प्रभारी कुलपति प्रो. एस.एम. रहमतुल्लाह उपस्थित थे और समापन समारोह में नवनिर्वाचित कुलपति प्रो. सय्यद ऐनुल हसन उपस्थित हैं। साथ ही सातों व्याख्यान की चर्चा करते हुए आईएमसी टीम की सराहना करते हुए हिन्दी विभाग के सभी सदस्यों का आभार प्रकट किया।

समापन समारोह के अध्यक्ष प्रो. ऋषभदेव शर्मा ने अपने अध्यक्षीय भाषण में सात दिन की व्याख्यानमाला के विषयों पर चर्चा करते हुए विषयों विशेषज्ञों के विचारों पर सहमति जताई। भारतीय आदिवासी साहित्य के वक्ता डॉ. भीम सिंह के वक्तव्य की चर्चा करते हुए उन्होंने कहा कि विषय को बड़े विस्तार और शास्त्रीय ढंग से प्रस्तुत किया। अगले वक्ता प्रो. विजय बहादुर सिंह के विषय शोध की नयी दिशाएँ पर चर्चा करते हुए कहा कि लोकप्रियता और गंभीरता साथ-साथ हो

सकती। हिन्दी कथा साहित्य के केंद्र में स्त्री विषय की मुख्य वक्ता की बात कहते हुए उन्होंने कहा कि वह कहती हैं कि स्त्री लेखन को स्त्री लेखन न कहकर केवल साहित्य कहें। प्रो. मेराज अहमद के विषय 'मुस्लिम साहित्यकार : मुस्लिम समाज' पर चर्चा करते हुए कहा कि प्रो. मेराज अहमद कहते हैं कि मुस्लिम विमर्श जैसा कोई विमर्श अभी अस्तित्व में नहीं है। हिन्दी दलित कहानी के सरोकार पर डॉ. अजय नावरिया के विचार बहुत सुचिंतित, सुविचारित और उदाहरणों से परिपुष्ट रहे। कथा साहित्य का नाट्य

रूपांतरण विषय पर प्रो. प्रताप सहगल ने जिन विषयों की चर्चा की, उनका विवरण देते हुए कहा कि सूत्रधार की बहुआयामी भूमिका होती है। कहानी का मंचन या कहानी का नाट्यरूपांतरण नए समय की उपलब्धि है। कार्यक्रम का संचालन प्रियंका कुमारी (शोधार्थी हिन्दी विभाग, मानू) ने किया। धन्यवाद ज्ञापन अधिष्ठाता रंजन (शोधार्थी हिन्दी विभाग, मानू) ने किया। समापन समारोह में हिन्दी विभाग के प्राध्यापक डॉ. जी.वी. रत्नाकर, डॉ. डी. शेखुबाबू, डॉ. पटान रत्नम खान और डॉ. अबू होरीरा उपस्थित थे।

राश्री सभारा

नवीन हिन्दी ادब ने युरोपीय ادब को पिछे चھوڑ دیا مانو میں آن لائن ہندی لیکچر سیریز کا اختتام۔ وائس چانسلر کا خطاب

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے آن لائن لیکچر سیریز "آج کی ہندی ادب کی دستانیں" (عصری ہندی ادب کی دستانیں) کے اختتام کے موقع پر بطور مہمان خصوصی اس خیال کا اظہار کیا۔ شعبہ ہندی نے سات روزہ سچر سیریز 23، 19 اور 30 جولائی 2021 کو انعقاد میں لایا تھا۔ پروفیسر سید عین الحسن نے بتایا کہ ان کی ناکرئی ناکرئی منڈلی اور الہ آباد کے

تھیمز کے بارے میں کہا کہ یہاں جو مذہبی اتحاد وہم آہنگی ملتی ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اردو یونیورسٹی میں ہندی کے تعلق سے اتنے اچھے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ کبھی ہم آہنگی ہے۔ انہوں نے مہمانوں کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ "کرم" (جیسی کرنی دیکھی جرنی) کا پھل ملتا ہے۔ مہمان مقرر، معروف ادیب اور نقاد، پروفیسر برتاپ سنگھ نے اسے تجویز اور کہانی کی اسٹیج پر پیش کر کے ہونے آسان طریقے سے اسٹیج پر کہانی کی پیشکش کیلئے دکھانے پر ریات کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ کنویز، ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبہ ہندی، نے لیکچر کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ پروفیسر یوسف یوسف نے اپنے صدارتی خطاب میں ماہرین کی جانب سے دیئے گئے لیکچر کے موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ ریسرچ اسکالرز، پریکٹیکل کے کاروائی چٹائی کی اور اہمیک رٹن نے شکر یاد کیا۔ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر جی وی رتناکر، ڈاکٹر ڈی سیٹھو بابو، ڈاکٹر پھانان رحیم خان اور ڈاکٹر الہا ہریہ بھی موجود تھے۔

جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو پیچھے چھوڑ دیا

اردو یونیورسٹی میں آن لائن ہندی لیکچر سیریز کا اختتام پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب



مقرر، معروف ادیب اور نقاد، پروفیسر پرتاپ سہگل نے اسٹیج، تمیز اور کہانی کی اسٹیج پر پیشکش پر گفتگو کرتے ہوئے آسان طریقے سے اسٹیج پر کہانی کی پیشکش کے لیے درکار ضروریات کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ڈرامہ دلچسپ ہوتا کہ سامعین اسے قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندی کہانی، غیر ملکی زبانوں کی کہانیاں، شاعری، افسانے اور سوانح عمری بھی اسٹیج کی جارہی ہیں۔ کنویں، ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبہ ہندی، نے لیکچر کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ ڈرامہ زندگی بھی ہے اور زندگی کی جماعتیاں بھی ہے۔ انہوں نے لیکچر سیریز کی رپورٹ بھی پیش کی۔ پروفیسر رشید یو شمرا نے اپنے صدارتی خطاب میں ماہرین کی جانب سے دیئے گئے لیکچرز کے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر بصیم سنگھ، پروفیسر وجئے بہادر سنگھ، محترمہ منیسا کلکشریش، پروفیسر معراج احمد، ڈاکٹر اے نوار بیہ، ڈاکٹر دوک دو بے اور پروفیسر پرتاپ سہگل کے خیالات سے اتفاق کیا۔ ریسرچ اسکالرز، پریہا کمار نے کاروائی چلائی کی اور ایمپھیٹک رجن نے شکریہ ادا کیا۔ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر جی وی رتا کر، ڈاکٹر ڈی سیٹھیا، ڈاکٹر پیمان رحیم خان اور ڈاکٹر ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔

حیدرآباد، 2 اگست (پریس نوٹ) جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، واٹس چائلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے آن لائن لیکچر سیریز ”آدھونک ہندی ساہتیہ کی دشا میں“ (عصری ہندی ادب کی کہتیں) کے اختتام کے موقع پر گزشتہ جمعہ کی دوپہر منعقدہ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی اس خیال کا اظہار کیا۔ شعبہ ہندی نے سات روزہ لیکچر سیریز 19، 23، 26 اور 30 جولائی 2021 کو انعقاد عمل میں لایا تھا۔ پروفیسر سید عین الحسن نے بنارس کی ناگاری تانک منڈلی اور الہ آباد کے تھینکر کے بارے میں کہا کہ یہاں جو مذہبی اتحاد ہم آہنگی ملتی ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اردو یونیورسٹی میں ہندی کے تعلق سے اتنے اچھے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہی ہم آہنگی ہے۔ ثقافت کے تال میل کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے پیچھے کے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے مہابھارت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ”کرم“ (جیسی کرنی ویسی بھرنی) کا پھل ملتا ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے کہا کہ حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہر ایک کے خیالات کو جاننا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہر کوئی اپنے حدود کا خیال رکھے تو مشکلات پیدا نہیں ہوتیں۔ مہمان

Sahafi e Deccan, 3-8-2021

جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو پیچھے چھوڑ دیا: پروفیسر سید عین الحسن

حیدرآباد 2 اگست (ایم این آئی) جدید ہندی ادب نے یورپی ادب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے آن لائن پیکچر سیریز "آدھونک ہندی ساجیہ کی وٹا تیریا" (معری ہندی ادب کی کتابیں) کے اختتام کے موقع پر گزشتہ جمعہ کی دوپہر مشفقہ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی اس خیال کا اظہار کیا۔ شعبہ ہندی نے سات روزہ پیکچرز سیریز 19، 23 اور 26، 30 جولائی 2021 کو انعقاد میں لایا تھا۔ پروفیسر سید عین الحسن نے بتا دی کہ نگرانی ناکہ منڈی اور آلہ آباد کے تھیکر کے بارے میں کہا کہ یہاں جو مذہبی اتحاد ہم آہنگی ملتی ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ اردو یونیورسٹی میں ہندی کے حلق سے اسے اچھے خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہی ہم آہنگی ہے۔ ثقافت کے تال میل کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے پختہ کے حلق بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے مہا بھارت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ "کرم" (جیسی کرنی ویسی بھرنی) کا پھل ملتا ہے۔ مہمان اعزازی پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجنسٹرار انپارچ نے کہا کہ حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہر ایک کے خیالات کو جاننا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہر کوئی اپنے حدود کا خیال رکھے تو مشکلات پیدا نہیں ہوتیں۔ مہمان مقررہ معروف ادیب اور نقاد، پروفیسر پرتاپ سنگھ نے اسٹیج، فیمنز اور کہانی کی اسٹیج پر پیکچرز پر گفتگو کرتے ہوئے آسان طریقے سے اسٹیج پر کہانی کی پیکچرز کے لیے درکار ضروریات کے حلق معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ ڈراما دلچسپ ہوتا کہ سامعین اسے قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندی کہانی، غیر ملکی زبانوں کی کہانیاں، شاعری، افسانے اور سوانح عمری بھی اسٹیج کی جارہی ہیں۔ کونیٹر، ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبہ ہندی، نے پیکچرز کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ ڈراما زندگی بھی ہے اور زندگی کی جھانکیاں بھی ہے۔ انہوں نے پیکچرز کی رپورٹ بھی پیش کی۔ پروفیسر شہدائش نے اپنے صدارتی خطاب میں ماہرین کی جانب سے دیے گئے پیکچرز کے موضوعات پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عظیم سنگھ، پروفیسر وجے بہادر سنگھ، محترمہ منیشا کھٹیش، پروفیسر معراج احمد، ڈاکٹر اے بی نواریہ، ڈاکٹر ویک دو بے اور پروفیسر پرتاپ سنگھ کے خیالات سے اتفاق کیا۔ ریسرچ اسکالرز، پرنٹنگ کاروں نے کاروائی چلائی اور اہمیک رجن نے شکر یہ ادا کیا۔ شعبہ کے اساتذہ ڈاکٹر جی وی رتنا کر، ڈاکٹر ڈی سیٹھیا، ڈاکٹر پشمان رحیم خان اور ڈاکٹر ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔